در کفے جامِ شریعت، در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی، یکہ توت، پشاور

یادگار حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر | پندرہ روزہ | پی ۳۶۹

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

الحسن
پشاور

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۱۶۸ | جلد نمبر ۱۴

۱۶ تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۹ء مطابق رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

مدیر اعلیٰ فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرکے یکہ توت پشاور سے شائع کیا۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ نمبر
(۱)	شذرہ	اقبال ریاض	۲
(۲)	گفتار کردگار درود	خاطر غزنوی	۳
(۳)	موت العالِم موت العالَم	مدیر اعلیٰ	۴
(۴)	تفسیر قرآن الحسنیہ	مدیر اعلیٰ	۵
(۵)	انوارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم	مدیر اعلیٰ	۸
(۶)	غزل	سجاد بابر	۱۰
(۷)	شہہ لولاک	سید مصطفیٰ اشرف رضوی	۱۱
(۸)	سید محمود احمد رضوی صاحب	سید مصطفیٰ اشرف رضوی	۲۰
(۹)	استفتاء	مفتی خلیل الرحمٰن	۲۴
(۱۰)	آہ! فیاض کاوش	مدیر اعلیٰ	۳۲

چیچنیا کے خلاف روسی جارحیت اور نتائج

اقبال ریاض

کوہ قاف کے دامن میں واقع چیچنیا کی مسلم ریاست ان دنوں روسی جارحیت، بربریت اور ظلم و تشدد کے نتیجے میں لہو رنگ ہے۔ درجنوں جنگی جہاز اس چھوٹی سی مملکت پر دن رات بم برسا رہے ہیں، ہزاروں مکانات کھنڈر بن چکے ہیں، بہت سی بستیاں تباہ ہو گئی ہیں اور توپوں اور ٹینکوں کے گولوں سے چاروں طرف آگ ہی آگ نظر آتی ہے۔ روسی ریچھ کی اس بربریت کے نتیجے میں ہزاروں افراد، بچے، بوڑھے، عورتیں اور جوان لقمۂ اجل بن چکے ہیں اور دو لاکھ سے زائد لٹے پٹے زخمی اور مجبور افراد ہمسایہ ریاستوں کی طرف ہجرت کر چکے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

اسلامی ممالک اور اقوام متحدہ کے چوہدری امریکہ کی طرف سے جنگ بند کر کے مسئلہ کو مذاکرات کے ذریعہ حل کرنے کے مطالبہ اور اپیلوں کے باوجود روسی جارحیت میں کمی نہیں آئی بلکہ بربریت اور سنگدلی کا یہ سلسلہ مزید تیز ہو گیا ہے اور اس سلسلہ میں بین الاقوامی اور انسانی اصولوں کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی جارہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روس ایک بار پھر اپنی پرانی ڈگر پر چل نکلا ہے اور امریکہ اور اس کے بعض ساتھیوں کی طرف سے روسی جارحیت کو بند کرنے کے مطالبے زبانی جمع خرچ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے اور یہ محض دکھاوے کے لئے کئے جارہے ہیں ورنہ روس کی افغانستان میں مداخلت کے علاوہ عراق کی کویت پر جارحیت کے موقع پر جو طرزِ عمل اختیار کیا گیا تھا اسے اب کیوں نہیں دہرایا جاسکتا اور پھر انڈونیشیا سے اس کی ایک صوبے "مشرقی تیمور" کی علیحدگی کے لئے کیا کچھ نہیں کیا گیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اور اس کے حواریوں کے نزدیک آزادی اور امن صرف عیسائیوں اور یہودیوں کا ہی حق ہے یا جہاں ان کے اپنے مفادات ہوں وہاں دلچسپی کے علاوہ عملی اقدامات کو بھی ضروری خیال کیا جاتا ہے ورنہ چیچنیا اور کشمیر میں بھی انسان ہی بستے ہیں، امریکہ اور اس کے حواریوں کو حقائق سے آنکھیں نہیں پھیرنی چاہئیں ورنہ جس روس کو وہ افغانوں سے شکست دلا کر پھولے نہیں سماتے وہ پرانی ڈگر پر چلتے ہوئے ایک بار پھر ان کے لئے دردِ سر بن سکتا ہے جسے رام کرنا امریکی سپر پاور کی بس میں نہیں ہوگا۔

گفتارِ کردگار درود

پروفیسر خاطر غزنوی

سنو کہ ساری ثناؤں کا ہے وقار درود
پڑھو کہ نعتِ نبی کا ہے شاہکار درود

فضائے حبِّ نبی کا حسیں نکھار درود
جزائے عشق پیمبر کی ہے بہار درود

صفائے قلب کا اک دلنشیں وظیفہ ہے
ہمارے جذبوں کو کرتا ہے تابدار درود

جمال و شان و مقامِ محمدِ عربی
شعاعِ رفعتِ گفتارِ کردگار، درود

کروں میں ان کا تصور تو روشنی دیکھوں
سنوں جو اسمِ محمد پڑھوں ہزار درود

سکون روح کو ملتا ہے، ذہن کو راحت
ہے قلب و جاں کے لئے صورتِ قرار درود

فرازِ عرش کے مہماں! جہان کے والی
تمام نبیوں کے سردار و تاجدار! درود

درود ان پہ پڑھا اور سعادتیں پائیں
چھٹا گیا میرے سینے سے سب غبار درود

سماعتوں میں چٹکنے لگے گلاب کے پھول
میرے ذہن کو عطا کر گیا بہار درود

یہ ہے تسلسلِ انوارِ آلِ ابراہیم
ازل کے حسن کا دیتا ہے اعتبار درود

ہمارے جذبۂ ایماں کی پرورش اس سے
فروغِ دیں کو بھی کرتا ہے پائیدار درود

وہ شام ہو کہ سحر، فکر ہو کہ ذکرِ رسول
خدا بھی بھیجتا ہے ان پہ بار بار درود

موت العالم موت العالم

شیخ القرآن والحدیث، عالم اجل، مفتیٔ اہلسنت، مجاہدِ تحریکِ پاکستان مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "رضوان" اور مہتمم دارالعلوم حزب الاحناف لاہور حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ طویل علالت کے بعد ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو اس دنیائے فانی سے رحلت فرماکر پوری دنیائے اہلسنت کو سوگوار کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم کی تمام عمر دینِ متین اور ملک و قوم کی خدمت میں بسر ہوئی۔ زمانۂ طالب علمی میں تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد تحفظِ ختمِ نبوت کے لئے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریکوں میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے جمعیتِ علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے سرگرمِ عمل رہے۔ اشاعتِ دین، درس و تدریس، وعظ و خطابت اور تصنیف و تالیف سے عمر بھر وابستہ رہے اور بیماری کے باوجود ان مشاغل کو جاری رکھا۔ آپ نے متعدد کتابیں قلم بند فرمائیں جن میں "فیوض الباری شرح صحیح بخاری" ایک امتیازی شان کی حامل ہے۔ علاوہ ازیں ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، ممبر مجلس شوریٰ، چئیرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان کی حیثیت سے آپ کی خدمات تاریخ کا حصہ ہیں۔

آپ رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات حسرت آیات واقعی "موت العالِم موت العالَم" ہے اور اس سے اہلسنت کی دینی و علمی حلقوں میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا آسان نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے میں مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں بلند مقام نصیب فرمائے اور آپ کے پسماندگان و صاحبزادگان کو صبرِ جمیل کے ساتھ ساتھ آپ کے فیوض و برکات سے بھی نوازے۔ آمین ثم آمین۔ ادارہ "الحسن" ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

مدیرِ اعلیٰ الحسن

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر القرآن الحسنیہ

مدیر اعلیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۱۸۹)

ترجمہ: آپ سے پوچھتے ہیں (اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) چاند کے بارے میں آپ فرما دیجئے یہ لوگوں کے لئے اوقاتِ کار (کا ذریعہ) ہیں اور (ادائیگی) حج کے لئے اور یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں کی پیٹھ کی طرف سے داخل ہو اور لیکن نیکی تو یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور (حج سے واپسی پر) آؤ تو گھروں میں داخل ہو جاؤ ان کے اپنے ہی دروازوں سے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم نجات پا جاؤ (۱۸۹)

حلِ لغت: اَهِلَّةِ: پہلی رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں، چودہویں رات کے چاند کو بدر کہتے ہیں باقی ایام کے چاند کو قمر کہتے ہیں، لغت میں اس کے معنی نامزد کرنا، آواز لگانا اور ذکر کرنا کے ہیں۔ مَوَاقِيْتُ: وقت کی جمع ہے، اوقات ہے اور مواقیت اسمِ آلہ ہے، اوقاتِ کار۔

تفسیر: چونکہ رمضان المبارک کے احکام کا بیان ہو رہا ہے تو اس ضمن میں اس آیۂ کریمہ میں چاند کا ذکر بھی آیا کہ رمضان المبارک کا حساب اور تعینِ اوقات وغیرہ بیان کیا جائے۔ آنجناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہی سوال کیا گیا تو اللہ جلّ جلالہٗ نے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانی ارشاد فرما دیا کہ صرف یہی نہیں کہ تم پہلی رات کا چاند دیکھ کر رمضان شروع اور پھر شوال کی پہلی رات کا چاند دیکھ کر ختم کرو بلکہ تمہارے جتنے بھی مذہبی اوقاتِ کار ہیں وہ سب اور خصوصاً حج کے ایام اسی پر منحصر ہیں۔ چنانچہ رئیس المفسرین صدر الافاضل سیّد محمد نعیم الدین

مراد آبادی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ اس آیہ کریمہ کے ضمن میں رقمطراز ہیں

"چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان فرمائے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں کے ہزارہا دینی و دنیوی کام اس سے متعلق ہیں۔ زراعت، تجارت، لین دین کے معاملات روزے اور عید کے اوقات عورتوں کی عدتیں، حیض کے ایام، حمل اور دودھ چھڑانے کے وقت اور حج کے اوقات اس سے معلوم ہوتے ہیں" [۱]

گویا تمام امورِ شرعیہ چاند کی تاریخوں پر مقرر و متعین ہیں۔ لہٰذا شارع علیہ السلام نے اس وقت کے لوگوں کی ان تمام غلط فہمیوں کو بھی رد فرماتے ہوئے اصلاحِ احوال فرمایا کہ جس طرح یہ بات عرفاً و عقلاً غلط ہے کہ کوئی نیکی کے کام کرے تو اُلٹے ہاتھوں نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے سیدھے طریقے پر تمام اُمور سرانجام دے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں وہی امور قابلِ قبول ہیں جو کہ شریعتِ اسلامیہ کے عین مطابق ہوں۔ جس طرح کہ کوئی شخص اُلٹے راستے گھر میں داخل ہونے کو نیکی تصور نہیں کر سکتا تو وہ کس طرح پیغمبرِ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے کو اختیار کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ نیکی کی اصل خوفِ خدا، اطاعتِ احکامِ الٰہی اور اتباعِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ لہٰذا نہایت ہی احسن طریقے پر اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے سمجھایا کہ دیکھو گھر کے پچھواڑے سے داخل ہونا کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ نیکی تو گھر کے دروازہ سے داخل ہونے میں ہے کہ جو راستہ مقرر و متعین ہے اسی سے داخل ہونا ہے۔ اسی طرح صراطِ مستقیم پر چلنے کے سوا جس کا نام توحید و رسالت ہے اور کوئی دوسرا راستہ فلاح، نجات و کامیابی و کامرانی کا نہیں ہے یہی سیدھا راستہ ہے۔ ھذا صراط مستقیم اور اس راستے پر وہی لوگ چلتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام و اکرام فرمایا وہ نبی ہیں، صدیق ہیں شہدا اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

---

[۱]: خزائن العرفان، حاشیہ بر کنزالایمان صفحہ ۵۰، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

ہیں اور ساری اُمت کے لئے انہی کی رفاقت بہترین نجات کا باعث ہے !۔ اور ان نیک اعمال پر عمل کرنا غور و خوص کرنا دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہے۔ بیہقیٔ وقت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمت اللہ علیہ ایک لطیف نکتہ ارشاد فرماتے ہیں

"ویمکن ان یقال السوال عن حقائق الممکنات علی وجہ لا یغیر لشبہ دخول البیت من ظهرها فان الحوض فی العلومہ بمنزلۃ الاخول فی البیت فلما ان الموضوع لاحل الدخول فی البیت انما هو الباب لیتمتع بمنافع البیت کذلک الموضوع للخوض و التفکر فی الحقائق وجوہ منا فعها والاستدلال علی صانعها دون افعال النفس فیما لا یجدبہ من مسائل الهیئۃ"۲

(ممکنات کے حقائق کا بے سود سوال کرنا ایسا ہی ہے جیسے گھر میں پچھواڑے سے جانا اور دروازہ کو چھوڑ دینا کیونکہ علوم کے اندر مشغول ہونا ایسا ہی ہے جیسے گھر میں داخل ہونا اور ظاہر ہے کہ گھر میں داخل ہونے اور گھر سے منقطع ہونے کے لئے دروازہ موضوع ہے اسی طرح حقائق میں فکر کرنے اور مشغول ہونے کا موضوع لہٰ ان حقائق کے منافع اور پھر ان سے صانع کو دریافت کرنا ہے، نہ مباحث ہیئۃ وغیرہ کو حاصل کرنے کی تکلیف اُٹھانا ان سے ہے تو کوئی دینی فائدہ وابستہ نہیں)

صاحب "ضیاء القران" بَاتوا البیوت من ابوابھائی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں
"بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی کام صحیح طریقہ سے کیا جائے تو عرب کہتے ہیں انہ اتی البیت من بابہ یعنی اس نے صحیح طریقے سے یہ کام کیا اور اگر غلط طریقے سے کوئی کام کر لے تو کہتے انہ لم یات البیت من بابہ"۳　(جاری ہے)

۱: اولئک انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین و حسن اولئک رفیقان (پارہ نمبر ۵، القرآن)

۲: تفسیر مظہری، مولفہ محمد ثناء اللہ پانی پتی، جلد ۱، صفحہ ۲۱۲ - ۲۱۳ مطبوعہ مجلس اشاعت العلوم حیدر آباد دکن۔

۳: تفسیر ضیاء القرآن، پیر سید محمد کرم شاہ ایم اے (الازہر)، صفحہ ۱۳۲ - ۱۳۳۔

گذشتہ سے پیوستہ

انوارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

مدیر اعلیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ذکر الاخبار المؤیدة لما تقدم وصفه

اس باب میں وہ احادیث ہیں جو کہ گذرے ہوئے باب کی تائید میں ہیں

حدیث نمبر ۱/ ۱۸۸ : حدثنا معاوية بن صالح قال حدثنا عبدالرحمن بن صالح قال حدّثنا عمرو بن هاشم الجنبي عن محمد بن اسحاق عن محمد بن كعب القرظي عن علقمة بن قيس قَالَ قُلْتُ لِعَلِيّ تَجعَلُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ ابْنِ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ حَكَماً قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ كَاتِبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبْتُ هٰذَا مَا صَالِحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَقَالَ سُهَيْلُ لَوْ عَلِمنَا اَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ مَا قَاتَلْنَاهُ اُمْحُهَا فَقُلْتُ هُوَ وَ اللهِ رَسُوْلُ اللهِ وَ اِنْ رَغِمَ اَنْفُكَ لَا وَاللهِ لَا اَمْحُوْهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَرِنِيْ مَكَانَهَا فَاَرَيْتُهُ فَمَحَاهَا وَ قَالَ اَمَا لَكَ مِثْلُهَا سَتَاتِيهَا مُضْطَهِدًا۔

ترجمہ: علقمہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ اپنے اور ابن اکلۃ الاکباد کے درمیان منصف مقرر کرتے ہیں؟ تو جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ حدیبیہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کا کاتب تھا سو میں نے لکھا یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر اللہ کے رسول محمد ﷺ نے۔ تو مشرکین نے کہا کہ اگر ہم ان کو اللہ کا رسول جانتے تو ان سے کبھی نہ لڑتے لہٰذا یہ لفظ مٹا دے تو میں نے کہا، اللہ تعالیٰ کی قسم کہ رسول اللہ ہیں۔ خاک آلود ہو ناک تیری۔ خداوند تعالیٰ کی قسم کہ میں اس لفظ کو ہرگز نہ مٹاؤں گا تو رسول اللہ ﷺ مجھے فرمایا کہ وہ جگہ مجھے بتا۔ پس میں نے وہ مقام دکھایا تو حضور ﷺ نے خود اس کو محو فرمایا، اور فرمایا آگاہ رہو عنقریب تجھ پر بھی ایسا ہی وقت آئے گا تو مجبور ہو کر کرے

گا۔

حل لغت: ضَهدٌ: قہر کرنا، غلبہ کرنا، مجبور ہو کر کرنا۔

تشریح: ارشاد ہے "یہ لفظ مٹا دے"۔ یعنی یہ جو محمد رسول اللہ (ﷺ) لکھا ہے لفظ "رسول اللہ" کو مٹا دے۔ اس وقت کفارِ مکہ کی طرف سے قائدِ گفتگو عمرو بن سہیل تھا جس نے یہ کہا۔ ارشاد ہے "خاک آلود ہو ناک تیری" یہ عربی کا محاورہ ہے اور بد دعا کا کلمہ ہے۔ ارشاد ہے "عنقریب تجھ پر بھی ایسا ہی وقت آئے گا" یعنی حضور سیّدِ دو عالم، عالمِ علوم اولین و آخرین دانا غیوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی یہ غیب کی اطلاع جنگِ صفین کے موقع پر عالمِ شہود میں ظہور پذیر ہوئی۔

حدیث ۲/۱۸۹: انبأنا احمد بن شعیب قال اخبرنا محمد بن المثنی و محمد بن بشار قالا حدثنا محمد قال حدثنا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ وَ قَالَ ابْنُ بِشَارٍ اَهْلَ مَكَّةَ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لَوْ كُنْتَ رَسُوْلَ اللهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اُمْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحُوْهُ فَمَحَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهٖ فَصَالَحَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ هُوَ وَ اَصْحَابُهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُوْهَا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَاَلُوْهُ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فَسَاَلُوْهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ۔

ترجمہ: براء سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب اہلِ حدیبیہ نے اور بقول ابن بشار اہلِ مکہ نے صلح نامہ لکھا وہ صلح نامہ ان کے درمیان (حضرت) علی (المرتضی رضی اللہ عنہ) نے لکھا۔ فرمایا پس لکھا محمد رسول اللہ۔ مشرکین نے کہا محمد رسول اللہ نہ لکھ۔ اگر ہم آپ وہ صلح نامہ ان کے درمیان (حضرت) علی (المرتضی رضی اللہ عنہ) نے لکھا۔ فرمایا پس لکھا محمد رسول اللہ۔ مشرکین نے کہا محمد رسول اللہ نہ لکھ۔ اگر ہم آپ ﷺ کو رسول جانتے تو آپ ﷺ سے کیوں لڑتے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی اس کو محو کر دے۔

(باقی صفحہ نمبر ۲۳ پر)

غزل

سجاد بابر

اک محملِ گُل شہر کو معتوب نہ کر دے
خوشبو کوئی آسیب سے منسوب نہ کر دے

دہلیز تک آ آ کے مکینوں پہ کریں دم
کرنوں کا وتیرہ انہیں مجذوب نہ کر دے

خوشبو کو دکھاتے نہیں عکس ایک ہی ڈر سے
خود اپنا سراپا اسے محجوب نہ کر دے

کُھلتا ہی نہیں رنگ فسانے کی ردا کا
جب تک یہ کسی آس کو مصلوب نہ کر دے

حاسد ہے بڑا، فرمان روا کشورِ غم کا
بارش سے مرے قرب کو معیوب نہ کر دے

سوچوں کی ہری شاخ پہ اٹکا ہوا آنسو
ضو پائے تو خورشید کو مرعوب نہ کر دے

لکھتا ہوں خزاؤں کی بیاضوں میں بہاریں
تنہا مجھے سب سے مرا اسلوب نہ کر دے

لے اڑتی ہے ہر صبح ہوا میرے جریدے
تشریحِ سخن بھی میری مندوب نہ کر دے

گذشتہ سے پیوستہ

شہہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشاہیر کی نظر میں

پرنسپل (ریٹائرڈ) الحاج صوفی مشتاق احمد صدیقی

قابلِ احترام شیخ طریقت حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سرکار دو عالم، پیشوائے انس و جاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عقیدت و محبت سے سرشار ہو کر یوں مدح سرا ہیں

ما عاشقِ ظہورِ جمالِ محمدیم
سرمست از شرابِ وصالِ محمدیم

از آفتابِ حشر نداریم غم کہ ماہ
در زیرِ ظلِ مہرِ جلالِ محمدیم

اہلِ سلامتیم ازا رو، ز صدقِ دل
در قول و فعل مال حالِ محمدیم

از بہر کارسازئ ما ایں قدر بس ست
گر صدق خاکپائے جلالِ محمدیم

باصد ہزار شوق و طرب تا بروزِ حشر
ما بندۂ جمال و کمالِ محمدیم

صابر ز فرق تا بہ قدیم گشتہ ایم کوش
از ذوق در ہوائے مقالِ محمدیم

اسی طرح حسن لطیفی صاحب اپنی محبت کا اظہار یوں کرتے ہیں

السلام اے صاحبِ لولاک ختم المرسلین
مرحبا صد مرحبا اے رحمت للعالمین

مبداء زین و جلائے گوہر در خزف
مرجع شکر و سپاس کہکشاں و کہترین

انسان کی فہم و فراست ترقی کے خواہ کتنے ہی مدارج کیوں نہ طے کر لے وہ شہکارِ کائنات، شہنشاہِ انس و جان اور محبوب ربِّ مہربان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب و مقام، عظمت و شان اور جلال و جمال کی ماہیت اور وسعتوں کا احاطہ کرنے سے از بسکہ قاصر ہے کیونکہ اس کے فکر و فہم کی پرواز محدود اور شہہِ خوباں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان لا محدود ہے۔ انسان اس ذات پاک کی تعریف و توصیف کا حق کیسے ادا کر سکتا ہے کہ جن کی شان میں ربِّ کائنات نے قرآن کریم فرقان حمید میں یوں ارشاد فرمایا

"(اے پیارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کے ذکر کو کائنات میں انتہائی بلند کیا ہے۔ (اتنا بلند کہ انسان کی فکرِ نارسا اس کی گرد تک کو بھی نہیں پہنچ سکتی)"

انسان تو کجا مقرب اور جلیل القدر فرشتے بھی آپ کی عظمت کی حدِ آفریں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔کیوں نہ ہوں اللہ جلّ جلالہٗ کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی مطلوب تھی ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم آپ کو وہ سب کچھ عطا کر دیں گے (جس کے آپ خواہش مند ہیں) تاکہ آپ راضی ہو جائیں۔

پس اے صاحبانِ فہم و بصیرت! مقامِ غور ہے کہ جس عظیم المرتبت ہستی کی رضا جوئی ربِّ کائنات کو مطلوب ہے اس کی کی عظمت و رفعت کا صحیح اندازہ خالقِ عزّوجل کے سوا کون ہے جو لگا سکے؟ آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآنِ پاک میں خداوند عزّوجل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کیا ارشاد فرماتے ہیں

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین (المائدہ رکوع ۳)

ترجمہ: (اے لوگوں غور سے سنو کہ) اللہ جلّ جلالہٗ کی طرف سے تمہارے پاس نور اور ایک واضح اور روشن کتاب آئی ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نُور سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نور جب طلوع ہوتا ہے تو اندھیرا سنہری اور روپہلی کرنوں کی چمک دمک کی تاب نہ لاتے ہوئے غائب ہو جاتا ہے اور ہر طرف نور کی جلوہ گری کی حکمرانی شروع ہو جاتی ہے۔ دنیا والوں نے دیکھا کہ آقائے دو جہاں، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کریمانہ اخلاق، پاکیزہ جذبات، عظیم کردار، اسلام کی انتہائی سادہ، سہل، دل و دماغ کی گہرائیوں میں فوراً اُتر جانے والی اور روح کی تشنگی کو ایمان و ایقان کی دولت سے مالامال کرنے والی تعلیم کی روشنی سے کفر، شرک، بت پرستی، توہم پرستی اور لادینیت کی تاریکی کو ختم کر کے احکاماتِ الٰہیہ کے اُجالے کو دنیا میں پھیلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بت پرست بتوں کو توڑ کر خدائے واحد کے پرستار بن گئے، کفر و شرک کی گود میں پلنے والے دعوتِ اسلام کے مبلغ بن گئے۔ جب دشمنانِ اسلام بزورِ شمشیر حق پرستوں کو تبلیغ اسلام کے مقدس فریضے سے

روکنے لگے تو یہی مردانِ حُر شمشیر بکف ہو کر کفر کی طاقتوں کے ساتھ ٹکرا گئے۔ یہ شب زندہ دار جب نمازی اور مجاہد کا روپ دھار کر میدانِ کارزار میں آئے تو کشتوں کے پشتے لگادیئے۔ ان میں بعض خوش نصیب ایسے بھی تھے جنہوں نے دینِ حق کی عظمت پر جان قربان کر کے شہادت کا عظیم مرتبہ حاصل کیا۔ یہ ہے نور کی جلوہ سامانی اور کتاب مبین کا اعجاز۔

سرورِ کائنات، ناصر الارض والسموات نے اپنے پیارے محبوب سرور کائنات ﷺ کی شان اور قرآنِ حکیم کی لازوال حکمت اور جامعیت کی طرف جس لطیف انداز میں اشارہ کیا ہے وہ اختصار اور ایجاز کی ایک نعت کی نادر مثال ہے۔

بادی النظر میں "نور" اور "کتاب مبین" دو مختصر الفاظ ہیں لیکن نظرِ عمیق دیکھنے سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ لفظ "نور" سرورِ دنیا و دیں، شہہِ لولاک اور شہنشاہِ خوبان ﷺ کی عظمت شان اور کمال حسن و جمال کا ایک تابندہ نقش ہے۔ "کتاب مبین" ایسا مینارۂ نور ہے کہ جس کی درخشندہ شعاعیں طالبانِ رشد و ہدایت کی رہنمائی جادۂ مستقیم کی طرف کرتی ہیں۔

یہ ہیں خالقِ کائنات، مالک ارض و سماوات کے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی شان میں مدح و ستائش کے دو بول جو مطالب و معانی کے لحاظ سے گنجِ گراں مایہ سے کم نہیں۔ اب ملاحظہ کریں قدیم عربی شعراء سے ایک مشہور شاعر شیخ عبداللہ شبراوی (المتوفی ۱۷۵۸ء) کے چند اشعار جن میں انہوں نے عشقِ نبی ﷺ سے سرشار ہو کر والہانہ جذب و کیف کے عالم میں یوں مدح سرائی کی ہے۔

مقلتی! قد نلت کل الارب هذه انوار طه

ترجمہ: اے میری آنکھ! (جو حضور ﷺ کے دیدار کو ترس رہی ہے) مبارک ہو تو نے اپنی ہر مراد پالی۔ یہ رہے سامنے انوارِ حضرت طٰہٰ عربی ﷺ۔

هذا انوار طه المصطفی خاتم الرسل شریف النسب

ترجمہ: دیکھو سامنے جگمگا رہے ہیں انوارِ حضرت طٰہٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو خاتم المرسلین ہیں اور عالی نسب ہیں۔

هذه انواره فابتهجی | طربا و فا الوقت و قت الطرب

ترجمہ: یہ سامنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار درخشاں ہیں، اپنی آنکھوں میں انہیں جذب کر لے، مسرت وانبساط میں جھوم کہ یہ وقت ہی جھومنے کا ہے۔

هذه طيبة يا عين و ما | بعد من طابت به من طيب

ترجمہ: اے آنکھ یہ طیبہ کی پاک سرزمین ہے طیبہ جو ذات طیّب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں سراپا پاکیزہ ہے۔ اب اس کے بعد اور کیا چاہئے۔

و تادب يا اخا الوجد فما | انت الافی مقام الادب

ترجمہ: اے مسرت میں جھومنے اور مست ہونے والے! ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ خیال رہے تو ایسے مقام ادب میں حاضر ہے جو سب سے برگزیدہ ہے۔

و اكحل الاماق من تربة | ينجلى عند جميع النصب

ترجمہ: (اے عاشقِ رسول) اس خاکِ پاک کو اپنی آنکھوں کا سُرمہ بنا، سب دکھ درد کافور ہو جائے گا۔

ای جاه مثل جاه المصطفیٰ | معدن المعروف كنزا لحسب

ترجمہ: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاہ و منزلت سے بڑھ کر کس کی جاہ و منزلت ہو گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخاوت اور کرم کے معدن اور خاندانی شرافت کا خزانہ ہیں۔

يا نبی الله مالی حيلة | غير حسبی لك يا خير نبی

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بے چارہ ہوں، بے آسرا ہوں، میرا چارہ گر اگر کچھ ہے تو آپ کی محبت ہے کیونکہ آپ تمام نبیوں میں سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ ہیں۔

عظم الكرب ولی فيك رجا | فيه يا رب! فرج كربی

ترجمہ: میرا دکھ درد، تکلیف و مصیبت اے حبیبِ کردگار بہت بڑی ہے۔ آپ کی ذات گرامی

سے میری امیدیں وابستہ ہیں۔ اے رب مہربان! اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے میں میری مصیبت دور فرما۔ رسولِ عربی ﷺ کی شانِ اقدس میں قدیم عربی شاعر کے سرور آگیں مدحیہ اشعار کے بعد اب حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کا ایک نقش حسیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضور سرورِ کائنات، فخرِ کائنات، فخرِ موجودات، رحمت للعالمین ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری ایام جب قریب آنے لگے تو آپ ﷺ نے سن ۱۰ ہجری اپنے آخری حج کے ایام میں حجۃ الوداع کے موقع پر جبلِ عرفات سے مسلمانوں کے جمِ غفیر کے سامنے ایک الوداعی خطبہ ارشاد فرمایا چونکہ یہ آخری حج تھا اور آپ کو یقین تھا کہ اس کے بعد آپ کو مسلمانوں کے اتنے بڑے اجتماع سے خطاب کرنے کا موقع نہ ملے گا۔ لہذا آپ نے اس خطبہ میں وصیت کے طور پر دین کے اہم مسائل کی نشاندہی کی۔

یہ خطبہ کیا ہے اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے اس میں حضور ﷺ نے انتہائی سادہ اور دلنشین پیرائے میں ایک ایسے منشور کا اعلان کیا ہے جس سے معاشرے میں پھیلی ہوئی اخلاقی برائیوں، معاشی اور معاشرتی خرابیوں اور ناہمواریوں کی وضاحت کر کے ان سے اجتناب برتنے کی تلقین کی۔ یہ ایک ایسا چارٹر ہے جو نسلِ انسانی کو عزو شرف کے بلند مقام کے حصول میں مدد دیتا ہے۔ وہ اس اخلاق باختگی کو سختی سے رد کرتا ہے جس سے انسانیت کی تذلیل ہوتی ہو۔ سود، حرام خوری، جنگ و جدل، ظلم، ناانصافی، زیادتی، عورت کی حق تلفی اور تذلیل کو انتہائی ناپسندیدہ اور قابلِ تعزیر جرم قرار دیا کیونکہ انہی جرائم کی وجہ سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور معاشرہ اثم و عدوان اور معصیت کی دلدل میں پھنس کر رہ جاتا ہے اور عدلِ اجتماعی کا تقدس پامال ہو کر رہ جاتا ہے۔ آخر میں سید عالم ﷺ نے واضح طور پر تصریح کر دی ہے کہ آپ دینی اور دنیوی مسائل کو حل کرنے کے لئے کتاب اللہ اور سنتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کریں کیونکہ انسانی مصائب، مسائل اور پریشانیوں کا حل خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ کے سوا کون احسن و اکمل طریقے سے بتا سکتا ہے۔ خود ربُّ العزت ارشاد فرماتے ہیں صبغۃ اللہ و من

احسن من اللہ صبغۃ - یعنی اللہ کا رنگ پیارا ہے اور کون ہے جس کا رنگ اللہ تعالیٰ کے رنگ سے زیادہ حسین ہے) اور اس خداوندی حل کی تفصیل و تشریح سرور کائنات ﷺ سے زیادہ بہتر انداز میں کون کر سکتا ہے کہ جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے

و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی

ترجمہ : حضور ﷺ کوئی بات بھی اپنی نفسانی خواہشات کے تحت نہیں کرتے، ان کے نطق مبارک سے تو وہی بات نکلتی ہے جو ان پر اپنے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔ اب ملاحظہ کریں حضور سرکار دوعالم ﷺ کا وہ شہرۂ آفاق خطبہ کہ جس کے اختصار میں شریعتِ محمدی ﷺ کا پورا دفتر مضمر ہے اور اس کے ایجاز میں معاشرے کے ہر فرد کے لئے (خواہ وہ چھ ہے یا بوڑھا، عورت ہے یا مرد) تہذیب و تطہیر کے رہنما اصول بیان کئے گئے ہیں۔

ایھا الناس ، ان دماء کم و اموالکم علیکم حرام الی ان تلقوا ربکم کحرمۃ یومکم ھذا و کحرمۃ شھرکم ھذا ، و انکم ستلقون ربکم فیسالکم عن اعمالکم، و قد بلغت فمن کانت عندہ امانۃ فلیئو دھا الی من ائتمنہ علیھا. و ان کل ربا موضوع ، و لکن لکم روئوس اموالکم ، لا تظلمون ولا تظلمون و قضی اللہ انہ لا ربا ، و ان ربا عباس بن عبدالمطلب موضوع کلہ ، و ان کل دم کان فی الجاھلیۃ موضوع ، و ان اوئل دمائکم اضع دم ابن ربیعۃ بن الحارث بن عبدالمطلب و کان مسترضعا فی بنی لیث فقتلہ ھذیل فھو اول ما ابدابہ من دماء الجاھلیۃ

اما بعد ایھا الناس :فان الشیطان قد بئس من ان یعبد بارضکم ھذا ابدا، ولکنہ ان یطیع فیما سوی ذلک فقد رضی بہ مما تحقزون من اعمالکم فاحذروہ علی دینکم

ایھا الناس: ان النسی زیادہ فی الکفر یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما و یحرمونہ عاما لیواطئو اعدۃ ما حرم اللہ فیحلوا ما حرم اللہ و یحرموا ما احل اللہ و ان الزمان قد استدار کھیئۃ یوم خلقہ اللہ السموات والارض و ان عدۃ الشھور

عند الله اثنا عشر شهرا، منها اربعة حرم ، ثلاثه متوالية ، و رجب مضرا ، الذى بين جمادى و شعبان. اما بعد ايها الناس: فان لكم على نساء كم حقا . ولهن عليكم حقا، لكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احداتكرهونه ، و عليهن ان لا ياتين بفاحشه مبينة فان فلعن فان الله قداذن لكم ان تهجرو هن فى المضاجع و تضربوهن ضربا غير مبرح، فان انتهين فلهن و زقهن و كسوتهن بالمعروف، واستوصوا بالنساء خيرا، فانهن عندكم عوان لا يملكن لانفسهن شيئا، و انكم انما اخذتموهن بامانة الله واستحللتم فروجهن بكلمات الله ، فاعقلوا ايها الناس قولى فانى قد بلغت و قد تركت فيكم ما ان اعتصمتم به فلن تضلوا ابدا ، امرابينا كتاب الله و سنته نبيه ايها الناس : اسمعوا قولى و اعقلوه تعلمن ان كل مسلم اخ اللمسلم ، وان المسلمين اخوة ، فلا يحل لا مرى من اخيه الا ما اعطاء عن طيب نفس منه فلا تظلمن انفسكم.

ترجمہ : اے لوگو! تمہارے خون اور تمہارے اموال آپس میں روزِ قیامت تک اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن اور تمہارا یہ مہینہ حرام ہے۔ اور تم جلد ہی اپنے رب کے حضور جاؤ گے اور تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پُرسش ہو گی اور میں نے یہ بات تم کو پہنچادی۔ تم میں سے جس کے پاس کوئی امانت ہو چاہئے کہ وہ اسے امانت والے کو لوٹا دے اور تمام سود باطل ہے لیکن راس المال تمہارا حق ہے۔ نہ اور کسی پر ظلم کرو نہ خود کسی کے ظلم کا نشانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ سُود نہیں ہو گا اور اسی لئے عباس بن عبد المطلب کا سارے کا سارا سُود منسوخ کیا جاتا ہے اور ایام جاہلیت کے تمام خون بھی منسوخ اور سب سے پہلے جس خون کو میں منسوخ کرتا ہوں اور ابنِ ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا خُون ہے وہ "ہولیث" میں دودھ پیتا بچہ تھا اور اسے ہذیل والوں نے قتل کر دیا تھا۔ جاہلیت میں یہ پہلا قتل تھا جس سے خون کا بدلہ لینے کا سلسلہ چلا اور اس کے بعد اے لوگو! شیطان کو اس بات سے تو کامل مایوسی ہو گئی کہ اب تمہارے اس سرزمین پر قیامت تک اس کی پوجا نہیں ہو سکتی لیکن اس کے علاوہ تمہاری دوسری معمولی

معمولی باتوں میں اس کی پیروی ہو گی۔ پس وہ تمہارے ان اعمال ہی سے خوش ہے اپنے دین سے متعلق اس سے خبردار ہو۔

اے لوگو! نسیٔہ کفر میں زیادتی تھی اس سے کافر لوگوں کو گمراہ کرتے تھے ایک سال اسے حلال کر دیتے اور دوسرے سال حرام کر دیتے اور یہ اس لئے تاکہ خدا کے حرام ٹھہرائے ہوئے کو جھٹلا سکیں وہ خدا کے حرام کردہ کو حلال بنا دیتے اور حلال کردہ کو حرام۔

اور زمانہ گردش کھا کے پھر اسی حالت پر پہنچ گیا جس پر شروع میں زمین و آسمان پیدا ہوئے تھے اور مہینوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ ہے۔ ان میں سے چار حرام ہیں تین یکے بعد دیگرے (یعنی ذیقعد، ذی الحجہ، محرم) اور رجب مضر۔ جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔ اور اے لوگو! اس کے بعد سنو کہ تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے اور ان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے گھر میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم نہیں چاہتے۔ اور ان کا فرض ہے کہ فحشِ مبین کی مرتکب نہ ہوں اور اگر وہ اس کا ارتکاب کریں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ ان سے خواب گاہ میں علیحدگی اختیار کر لو اور انہیں ایسی جسمانی سزا دو جو شدید نہ ہو۔ اور اگر وہ باز آجائیں تو ان کا حق ہے کہ مناسب طریقہ پر اپنا نان نفقہ اور لباس تم سے لے لیں اور میں تمہیں عورتوں سے عمدہ سلوک کی وصیت کرتا ہوں وہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں۔ وہ اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتیں اور تم نے انہیں اللہ تعالیٰ سے بطور امانت لیا ہے اور تم نے اللہ تعالیٰ کے کلام سے انہیں حلال کیا ہے۔ پس اے لوگو! میری بات پر خوب غور کرو۔ میں نے بہر حال اپنا پیغام پہنچا دیا۔ اور میں تمہارے لئے وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ صاف اور کھلی چیز کتاب اللہ اور سنتِ نبوی ﷺ۔ اے لوگو! میری بات سنو اور اسے سمجھو، یاد رکھو کہ ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان ایک برادری ہیں پس کسی آدمی کے لئے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں سوائے اس کے جو وہ اپنے دل کی خوشی سے اسے دے دے پس اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔

دنیا کی ہر زبان میں ہر مذہب کے پیروکار نے حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت، بزرگی، تقدس، علوِ مرتبت، والہانہ عقیدت، ولولے، جذب و کیف کے عالم میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے حضور ﷺ کے ایک غلام، سرور انبالوی انگریزی زبان میں یوں مدح سرا ہیں

Muhammad taught the lesson of peace and love to man
The glory he acheived in world no one can.
He lighted the lamps of nobleness in the world
Whose life is examplary, simple and pearled.
He gave man the message of kindness and love
And lifted the fallen slaves above.
When he came, he brought blessing showers
In no time the desert of life filled with flowers.
He taught enemies to live like brothers and friends
And fastened all the Muslims with brotherly hands.
He came with the axe of hormony to batter
The wall of cruelty and cruels to shatter.
He brought the book of wisdom, The God gift
That killed evil and swept the rift.
His name will always remain shinning and tall
The castle of brotherhood he built will never fall.
Have mercy on "saroor" the slave of thee
Looking towards Madina bowing on knee

(جاری ہے)

امام اہلسنت مفتیٔ اعظم علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی

محدثِ لاہوری، شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی کی ولادت ۱۹۲۴ء میں آگرہ میں مفتیٔ اعظم علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں ہوئی۔ علمی وروحانی ماحول میں آنکھیں کھولیں اور اسی میں نشوونما پائی۔ درسِ نظامی کی ابتدائی کتابیں اپنے جد امجد سید المحدثین مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری قدس سرہ سے پڑھیں۔ بقیہ کتب بابا مولانا محمد دین بدھوی اور حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی سے پڑھیں۔ ۱۹۴۴ء میں جامعہ حزب الاحناف لاہور کے سالانہ جلسے میں آپ کی دستار بندی کرائی گئی۔ حضرت علامہ رضوی نے ۷ جون ۱۹۴۴ء کو مؤقر جریدہ "رضوان" جاری کیا۔ ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس میں سُنی کانفرنس میں پنجاب کے دینی مدارس کے طلبہ کے وفد کی قیادت کرتے ہوئے شریک ہوئے اور تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں اپنے تایا حضرت علامہ سید ابوالحسنات احمد قادری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ بھرپور کام کیا اور شاہی قلعہ میں قید بھی ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ سُنی کانفرنس کے کنونیئر بھی علامہ صاحب تھے اسی موقع پر علامہ صاحب کو جمعیتِ علماءِ پاکستان کا مرکزی سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا اور اسی موقع پر جمعیت علماء پاکستان نے انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کیا تھا۔

۱۹۷۴ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں جب تمام مکاتبِ فکر کی جماعتوں نے مشترکہ طور پر مجلسِ عمل تحفظِ ختم نبوت قائم کی تو علامہ رضوی اس مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے اور انہی کی شبانہ روز جدوجہد سے بالآخر مرزائی کافر قرار دیے گئے۔ علامہ رضوی سُنی بورڈ اور مجلس عمل جمعیت علماء پاکستان کے کنونیئر بھی رہے۔

۱۹۷۱ء میں برطانیہ کے نام نہاد ڈاکٹر منہاس نے ایک دل آزار کتاب لکھی جس میں اس نے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور علامہ رضوی نے لاہور میں اس کتاب کے

خلاف احتجاجی جلوس نکالا جس کی پاداش میں اس وقت کی ایوب حکومت نے علامہ سید محمود احمد رضوی کو دیگر علماء و مشائخ کے ہمراہ گرفتار کیا۔

علامہ صاحب سچے عاشق رسول ﷺ اور لوگوں میں فروغِ عشقِ رسول کے لئے مسلسل کوشاں رہتے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء کو لاہور سے "یارسول اللہ کانفرنس" کا سلسلہ جاری کر کے لوگوں میں نئی روح پھونک دی جو کہ ابھی تک تسلسل سے جاری وساری ہے۔ حضرت علامہ رضوی کو ۱۹۸۵ء میں حکومت پاکستان نے ان کی دینی، ملی، مذہبی خدمات کے اعتراف میں ملک کا اعلیٰ ترین سول اعزاز "ستارۂ امتیاز" دیا۔ علامہ رضوی ۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۴ء تک مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن، ممبر وفاقی مجلس شوریٰ زکواۃ و عشر کمیٹی لاہور، مشیر وفاقی شرعی عدالت، مشیر صدر پاکستان اور دیگر متعدد کمیٹیوں میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ علامہ رضوی نے نہ صرف ملک بلکہ بیرونِ ممالک میں بھی دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے سرکاری وغیر سرکاری دورے کئے اس سلسلہ میں آپ چین، کویت، ایران، عراق، انگلینڈ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین، امریکہ، ہالینڈ، جنوبی افریقہ، ناروے اور دیگر ممالک کے دورے کئے۔ آپ کی تقریباً دو سو کے قریب تصانیف ہیں۔ تمام اہم دینی، معاشی، سماجی، معاشرتی، جہادی موضوعات پر سینکڑوں مقالہ جات بھی لکھے جو کہ ملکی و بین الاقوامی سطح کی مختلف کانفرنسوں اور سیمینار و مذاکرہ جات میں پڑھے گئے۔ مختلف رسائل وجرائد و قومی اخبارات میں مسلسل کالم بھی لکھتے رہے۔ آپ کی اہم تصانیف میں "فیوض الباری فی شرح بخاری" جو کہ سات جلدوں میں شائع ہو چکی ہے اور یہ کتاب عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے جبکہ دیگر تصانیف میں اہم ترین خصائصِ مصطفیٰ، دینِ مصطفیٰ، جامع الصفات، روحِ ایمان، لمحاتِ فکر، جواہر پارے، روشنی، شانِ صحابہ، بصیرت شامل ہیں۔

علامہ رضوی علمِ حدیث میں بلند پایہ خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ نے علم حدیث اپنے دادا شیخ المحدثین حضرت سید دیدار علی شاہ صاحب رحمت اللہ تعالیٰ علیہ اور اپنے

والد مفتیٔ اعظم علامہ سید ابوالبرکات احمد قادری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیا اور آپ کے دادا نے علم حدیث حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیا جو کہ سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے جلیل القدر شاگرد تھے اس طرح آپ کا سلسلہ حدیث تین واسطوں سے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جو کہ شاہ ولی اللہ رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد تھے سے جا ملتا ہے۔

علامہ رضوی سلسلۂ طریقت میں اپنے والد حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت تھے اور آپ کو کچھوچھہ شریف کے شاہ علی حسین رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کچھوچھوی سے بھی اجازت و خلافت کا شرف حاصل تھا۔ علامہ رضوی نجیب الطرفین سید ہیں اور آپ کا سلسلہ نسب چالیس واسطوں سے امام موسیٰ بن علی رضا مشہدی تک پہنچتا ہے اور والدہ کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب پینتالیس واسطوں سے حضرت امام حسن علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔

علامہ رضوی کے والد ماجد اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد خاص اور خلیفۂ مجاز تھے اس طرح علامہ رضوی کا ایک سلسلہ حدیث و بیعت صرف ایک واسطہ سے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے جا ملتا ہے۔

علامہ رضوی جامعہ حزب الاحناف کے مہتمم رہے اور جامعہ کی سابقہ خدمات کو انہوں نے چار چاند لگائے۔ مختلف دینی، قومی، ملی و ملکی تحریکوں کا مرکز "حزب الاحناف" کو بنایا خصوصاً سوادِ اعظم اہلسنت کے حقوق کے تحفظ اور نظامِ مصطفیٰ کے عملی نفاذ اور مقامِ مصطفیٰ کے تحفظ کے سلسلہ میں اس تاریخی و قدیمی دینی درسگاہ کی خدمات علامہ رضوی صاحب کی زیر سرپرستی نہ صرف سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں بلکہ اس ادارہ نے ہمیشہ اہم اور مرکزی کردار ادا کیا۔ علامہ رضوی دار العلوم میں درس و تدریس کے علاوہ اہم ترین دینی امور کے سلسلہ میں ملت کی رہنمائی کی خاطر جامع فتاویٰ جات جاری فرمائے آپ کے سینکڑوں شاگرد ملک و بیرون ملک دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں مصروف عمل ہیں۔

وصال: آپ کا وصال مبارک جمعرات ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو لاہور میں ہوا۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۹ء

جمعۃ المبارک کو آپ کی نماز جنازہ ناصر باغ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ آپ کے بھائی صاحبزادہ سید مسعود احمد رضوی نے پڑھائی جس میں ہزاروں علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ آپ کی نماز جنازہ میں تقریباً ساٹھ ہزار افراد نے شرکت کی۔ آپ کو اپنے والد مفتیٔ اعظم خلیفۂ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ کا ختم چہلم مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۹۹ء کو دار العلوم حزب الاحناف کے سبزہ زار میں ادا کیا جائے گا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے سات صاحبزادوں اور تین صاحبزادیوں سے نوازا ہے جن میں سے صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی صاحب فاضلِ درسِ نظامی ہیں (ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات) جو آپ کی طویل علالت کے دوران آپ کے مدرسہ اور دیگر دینی امور کو باحسن انداز چلاتے رہے ہیں۔

بقیہ: انوارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں وہ شخص نہیں ہوں کہ اسے مٹا دوں تو رسول اللہ ﷺ نے خود اس کو محو کر دیا۔ پس اہل مکہ سے اس بات پر صلح کی کہ آنجناب ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مکہ میں تین روز تک قیام فرمائیں گے نیز مکہ میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ان کے ہتھیار میانوں میں ہوں گے۔ پس میں نے اس سے پوچھا تو ابن بشار نے کہا لوگوں نے شعبہ راوی سے پوچھا کہ جلبان کیا ہے تو اس نے کہا ہتھیار میان میں۔

حل لغت: جلبان: چمڑے کا تھیلہ جس میں تلوار نیام سمیت اور دوسرے ہتھیار وغیرہ رکھ کر گھوڑے پر زین کے پچھاڑی لگا دیتے ہیں بعضوں نے جلبان روایت کیا ہے۔

(صحیح علی شرط الشیخین)ؒ (جاری ہے)

ؒ: احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صفحہ ۲۰۴

استفتاء

(تمباکو کا استعمال)

مفتی خلیل الرحمن قادری گلوزوی
مہتمم دار العلوم شیر ربانی حاجی آباد شکرپورہ پشاور

علماء دین و مفتیانِ شرع متین حضرات اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ تمباکو کا استعمال لوگوں میں مختلف طریقوں سے رائج ہے۔ بعض لوگ تمباکو کو چلم، حقہ سگریٹ، بیڑی کی صورت میں استعمال کرتے ہیں اور بعض اسے پیس کر نسوار کی صورت میں منہ میں ڈالتے ہیں اور کوئی اسے پیس کر ناک میں بطور ناس کھینچتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ تمباکو کو جس صورت میں بھی استعمال کیا جائے۔ شرعاً اس کا استعمال جائز ہے یا کہ نہیں مہربانی فرما کر مسئلہ مذکورہ کی وضاحت فرما کر مشکور فرماویں بینوا توجروا۔

المستفتی: محمد اشفاق قادری، کفایت حسین قادری، حافظ نصیر الدین قادری مسجد مہراں ککے خیلاں پشاور شہر۔

الجواب

واضح ہو کہ استعمال تمباکو میں ابتداء سے علماء کرام کا اختلاف چلا آرہا ہے بعض علماء کرام تمباکو کو حرام کہتے ہیں اور بعض اس کے استعمال کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں اور بعض مکروہ تنزیہی اور بعض بالکل مباح اور حلال کہتے ہیں اور یہ اختلافات تمباکو کے استعمال کی حقیقت اور کنہہ اور نفع و ضرر تک پہنچنے اور نہ پہنچنے کی وجہ پیدا ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے بعض حضرات نے بہت تشدد فرمایا ہے اور بعض اعتدال کی راہ پر ہیں اور بعض نے بالکل نرمی کی ہے۔ چند علماء حضرت کے اقوال درج ذیل ہیں، ملاحظہ فرماویں:

حضرت علام الفقیہہ الصالح الشیخ محمد الطریشی الحلبی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ اپنے رسالہ "تبصرۃ الاخوان فی اضرار التبغ و الدخان" (مطبوعہ مصر) صفحہ ۳ پر تمباکو کے استعمال

کے مختلف طریقوں کے استعمال کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اما استعماله مضغا فهو ما تسميه العامة مضغة وهى من اقبح استعمالاته واشد ضرر الخ

ترجمہ :اور تمباکو کا استعمال کرنا منہ میں ڈال کر چبانے سے یا نسوار کی صورت میں منہ ڈالنا جسے عوام مضغہ کہتے ہیں۔

نوٹ : ہمارے دیار پاکستان میں نسوار اور ہندوستان میں کھینی اور سورتی وغیرہ کے نام سے مشہور ہے۔ تو یہ قبیح تر طریقہ ہے تمباکو کے استعمال کا اور بدن کی صحت کے لئے اشد مضر ہے۔

و اما استعماله تدخينا فقد اثبتوا له مضارا عظيمة .. الخ (صفحه ٤ تبصره الاخوان)

ترجمہ :اور تمباکو کا استعمال دھوئیں کی صورت میں جیسے کہ حقہ، چلم، سگریٹ، سگار، بیڑی کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے تو اِن تمام صورتوں میں تمباکو کے استعمال میں علماء و اطباء محققین نے بہت زیادہ نقصان یعنی مضرِ صحت ہونے کی نشاندہی فرمائی ہے جو ان کی کتابوں میں درج ہے۔ یہاں تک کہ ان محققین نے تمباکو میں ایک زہریلے مادے کی نشاندہی فرمائی ہے جس کا نام نیکوٹین ہے۔

قالوا وهى سم من اشد السموم بحيث انه لو يوضع نقطة منها على لسان الكلب لمات

ترجمہ :اطباء محققین نے کہا ہے کہ یہ نیکوٹین زہر تمام و زہریات میں خطرناک زہر ہے یہاں تک کہ اگر کُتے کی زبان پر ایک قطرہ ڈال دیا جائے تو وہ اسی وقت مر جائے گا حالانکہ حیوانات میں کتا سخت جان اور سمومیات کو زیادہ برداشت کرنے والا حیوان ہے۔ جیسے کہ علامہ موصوف آگے چل کر فرماتے ہیں

و قد ذكر جمع من اكابر العلماء و جهاندة الاطباء ان من العقل فضلا عن الشرع و جب اجتناب التدخين حفظا للصحة التى هى من الله تعالىٰ اعظم منة و منحة ... الخ (تبصرة الاخوان صفحه ٤)

ترجمہ : اور بے شک اکابرین علماءِ کرام و اطباء عظام کی ایک جماعت نے فرمایا کہ ماسوائے

شرع کے عقلاً بھی واجب ہے کہ حقہ، چلم، سگریٹ وغیرہ سے اجتناب کیا جائے۔ برائے حفظان صحت وہ صحت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کے لئے بہت بڑی نعمت ہے اور اس کا بہت بڑا انعام ہے اور واجب ہے اجتناب برائے دفع کرنے ان دواعی کے جو ہلاکت کے لئے سبب منتج ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **ولا تلقوا بایدیکم الیٰ التهلكة (القرآن)** یعنی اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ علامہ موصوف مزید فرماتے ہیں

وقد الطلعت الآن علیٰ رسالة للمحقق الفاضل الشيخ محمد فقهي العيني الحنفي ذكر فيها--- تحريم التدخين من اربعة اوجه احدها كونه مضراللصحة باخبار الاطباء المعتبرين و كل ما كان كذلك يحرم استعماله اتفاقا ... ثانيها .

بطوله الخ (تبصرة الاخوان صفحه ١٠)

ترجمہ: علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی ابھی ایک رسالہ کا مطالعہ کیا جو حضرت علامہ شیخ محمد فاضل فقہی عینی حنفی کی تالیف ہے، انہوں نے اپنے رسالہ میں استعمال تمباکو کے حرام ہونے کے لئے چار وجوہ بیان فرمائی ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ استعمال تمباکو حکماء حاذقین کے تحقیق کے مطابق صحتِ بدن کے لئے سخت مضر ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ تمباکو مخدرات میں سے ہے اس کا استعمال بدن میں فتور پیدا کرتا ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ یہ مفتر ہے اس لحاظ سے یہ شرعاً بھی حرام ہے۔

لحديث احمد عن ام سلمة رضى الله عنها نهىٰ رسول الله ﷺ عن كل مسكر و مفتر (راه احمد)

ترجمہ: احمدؒ نے حدیث شریف روایت کی ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ منع فرمایا حضور ﷺ نے ہر نشہ آور اور بدن میں سستی، بے حسی پیدا کرنے والی چیز سے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ استعمال تمباکو سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے جس سے لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے اور جو لوگ اسے استعمال نہیں کرتے انہیں سخت تکلیف ہوتی ہے بلکہ فرشتوں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے حالانکہ بخاری اور مسلم شریف میں حدیث مروی ہے

عن جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً من اکل ثوما او بصلاً فلیعتزلنا و لیعتزل مسجدنا ولیقعد

فی بیتہ ---- الحدیث)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث شریف روایت کی ہے کہ جس نے لہسن اور پیاز کھایا وہ ہم سے دُور رہے اور ہماری مسجد سے بھی دُور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے۔

اور چونکہ تمباکو کی بدبو پیاز لہسن سے کم نہیں اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ کونہ سرفا اذ لیس فیہ نفع مباح .. الخ یعنی چوتھی وجہ یہ ہے کہ استعمال تمباکو میں اسراف ہے اور میں کوئی مباح نفع نہیں ہے بلکہ اس میں بدن کے لئے ضرر ثابت ہے جس کی تحقیق حکماء حاذقین اور اطباء کاملین نے فرمائی ہے۔ فانظر فی کتبھم)

مؤلف تبصرۃ الاخوان صفحہ ١٣ پر فرماتے ہیں (عربی سے اردو)

علامہ شیخ احمد العجبی الحلبی نے اپنی شرح میں جو "در مختار" پر ہے کتاب الاشربہ میں حقہ، بیڑی، سگریٹ وغیرہ کو حرام فرمایا ہے اور فرمایا وہ جو تمام بلاد میں پھیل چکی اور تمام قسم کے انسانوں میں سرایت کر چکی ہے مگر وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے بچا کر رکھا وہ استعمال ہے دخان (تمباکو) کا پس بے شک یہ بدعتِ منکرہ ہے تمام ادیان میں بلکہ امام حطنی نے اپنے بعض مشائخِ عارفین سے نقل کیا ہے کہ

ان شربہ فی مجالس القرآن یخشیٰ منہ سوء الخاتمۃ .. اعاذنا اللہ منھا بمنہ و کرمہ .. الخ

ترجمہ: بے شک استعمال کرنا تمباکو کا یعنی حقہ وغیرہ کا مجالسِ قرآنِ کریم میں تو خطرہ ہے اس میں اس شخص کے سوء ایمان کا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اپنے کرم سے۔

اور فرمایا ایک دفعہ یا دو دفعہ استعمال اس کا گناہ صغیرہ اور اصرار اس پر گناہ کبیرہ ہے۔ (انتہی صفحہ ١٢)

آگے فرماتے ہیں کان حدوثہ بدمشق سنۃ خمس عشرۃ بعد الالفا .. الخ

ترجمہ: اور ظہور تمباکو کا دمشق میں ہوا تھا ١٠١٥ھ میں۔ اور تمباکو کو استعمال کرنے والا دعویٰ کرتا ہے کہ اس میں نشہ نہیں اگر اس کی بات مان بھی لی جائے تو بوجہ مفتر ہونے کے بھی حرام

ہے بلا وجہ اس حدیث شریف کے جو ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے اور اسی کتاب میں بحوالہ عمادی فرماتے ہیں:

و یکرہ الاقتداء بالمعروف با کل الر بویٰ الیٰ ان کالا او بانہ یداوم الاصرار علیٰ شیٔ من البدع المکروھات کاالدخان المبتدع فی ھذا الزمان ... الخ

ترجمہ: اور مکروہ ہے اقتداء اس شخص کے پیچھے جو سود کھانے میں شہرت رکھتا ہو یا یہ کہ بدعاتِ مکروہ میں سے کسی بدعت کا مرتکب ہو اور اس پر دوام بھی کرتا ہو اور جیسے کہ تمباکو کا استعمال ہے اس زمانہ میں ... آگے اس کتاب میں فرماتے ہیں

وقد نص علی المنع من شربہ وبیہ ایضاً قدوۃ المحققین العلامۃ الفاضل الشیخ حسن شرنبلالی حنفی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ فی شرحہ علی نظم الوھبانیۃ فقال فیہ نظماً من بحر الطویل

و تمنع من بیع الدخان و شربہ   و شاربہ فی الصوم لاشک یفطر

ترجمہ: اور بے شک تصریح فرمائی ہے علامہ شرنبلالی نے تمباکو کے بیع شرا (خرید و فروخت) سے نظم کی صورت میں اپنی شرح میں جس کا ایک شعر یہ ہے (و یمنع الخ) یعنی تمباکو کے خرید و فروخت سے منع کیا جائے گا اور اس کے پینے سے حقے وغیرہ میں اور روزہ میں تمباکو کے استعمال کرنے والے کا روزہ یقیناً ٹوٹ جاتا ہے اور اسی کتاب میں صفحہ ۲۵ پر فرماتے ہیں

قال المحقق البجیری فی فصل الا طعمۃ من حاشیتہ علی الاقناع فی شرح متن ابی شجاع عند قول الشارح و یحرم مایضر البدن والعقل و منہ تعلم حرمۃ الدخان المشھور (تبصرۃ الاخوان صفحہ ۲۵)

ترجمہ: خلاصہ یہ کہ حرام ہے وہ چیز جو بدن کو ضرر پہنچائے یا عقل کو نقصان پہنچائے اور اسے استعمال تمباکو کی حرمت اچھی طرح واضح ہو گئی۔ مندرجہ بالا عبارات کے علاوہ علامہ محمد طرابیشی حلبی نے بہت علماء کرام و مشائخ عظام کے اقوال اور مستند کتابوں کے حوالے بھی نقل کئے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ تمباکو کا استعمال حرام ہے اور اس سے اجتناب ضروری ہے، اس کا

مرتکب گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے اور ایسے شخص کے پیچھے اقتداء نماز مکروہ ہے۔ انتہی۔

مجموعۃ الفتاوی میں ہے "جاننا چاہئے کہ حقہ پینا ۱۰۰۰ھ کے بعد واقع ہوا اور اس وقت سے لے کر اس وقت تک چاروں مذاہب کے علماء اس میں مختلف ہیں بعضے حرام کہتے ہیں اور بعض مکروہ تحریمی اور بعض مکروہ تنزیہی اور بعض بالکل مباح اور حلال کہتے ہیں۔ الی ان قال۔ اور "ردالمختار" میں ہے

اضطرب آراء العلماء فيه فبعضهم قال بكراهته و بعضهم قال بحرمة و بعضهم باباحته ... الخ ... و فى شرح الوهبانية للشرنبلالى رحمت الله تعالىٰ عليه يمنع من بيع الدخان و شربه و شاربه فى الصوم لاشك يفطر

ترجمہ: یعنی استعمالِ تمباکو میں علماء کی آراء مختلف ہیں بعض کراہت کے قائل ہیں اور بعض حرمت کے اور بعض اباحت کے شرنبلالی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کی "شرح وھبانیہ" میں ہے کہ تمباکو کا بیچنا اور اس کا پینا حرام ہے اور اگر کوئی رمضان شریف میں پی لے تو بلاشک اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا (مجموعۃ الفتاوی جلد ۲، صفحہ ۲۴۶)

اسی کتاب کی اسی جلد نمبر ۲ میں ایک سوال ہے۔ سوال: حقہ پی کے بوئے دہن کے ساتھ مسجد میں جانا یا قرآن پڑھنا کیسا ہے؟ جواب: مکروہ تحریمی ہے، صفحہ ۲۸۶)

علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک رسالہ بنام "الصلح بین الاخوان فی اباحۃ شرب الدخان" لکھا ہے جس میں انہوں نے حقہ پینے کو حلال لکھا ہے فرماتے ہیں اس کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں نشہ یا ضرر ثابت نہیں۔ البتہ علامہ موصوف نے "حدیقہ ندیہ" میں فرمایا ہے من البدع العادية استعمال التتن والقهوة عینی عادی بدعتوں میں تاس اور قہوہ ہے۔

تنبیہ: غالباً تمباکو کے زہریلے مادے یعنی نیکوٹین کی خبر ان تک نہیں پہنچی۔ اور علامہ شیخ عبدالخالق زیدی حنفی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں

قد تكلم العلماء المتاخرون فى ذلك لانه لم يكن فى قرون السابقة فمن مضرط

فی ذمه حتی جزم بالحرمة و من مضرط فی مدحه و منهم من توسط و قال انه مکروه تحریما و هذا عندی احسن الاقوال واعدلها اذ لا قاطع بتحریمه و لیس کل موذو منتن حراما و الا لکان اکل الثوم والبصل والفجل الکراث حراما هذا فی شرب دخانه و اما اکله ش سمه فهو مکروه تنزیهاً عندی لانهما دون شرب دخانه (مجموعه الفتاویٰ جلد ۲ صفحه ۲۴۶)

ترجمہ: اور بے شک علماءِ متاخرین نے اس میں کلام کیا ہے اس لئے کہ یہ قرونِ سابقہ میں نہ تھا پس بہت سے لوگ اس کی بُرائی میں حد سے تجاوز کر گئے ہیں کہ اسے حرام کہتے ہیں اور بہت سے لوگ اس کی مدح میں حد سے بڑھ گئے ہیں جو اسے حلال اور مباح کہتے ہیں اور بعض لوگ متوسط ہیں کہ مکروہ تحریمی کہتے ہیں اور یہ میرے نزدیک بہترین اور اعدل اقوال سے ہے کیونکہ اس کی حرمت کوئی قطعی دلیل نہیں اور نہ ہر موذی اور بدبودار چیز حرام ورنہ لہسن، پیاز، مولی، گندنا کھانا حرام ہو جائے۔ یہ سب احکام تمباکو کے پینے کے ہیں اور اس کا منہ میں ڈالنا یا سونگھنا، تو میرے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ اس کا استعمال دھوئیں سے کم ہے۔۔۔ بطولہ۔۔

خلاصۂ کلام یہ کہ استعمالِ تمباکو میں زمانہ قدیم سے علماءِ کرام کے درمیان اختلاف چلا آرہا ہے جو باعثِ تحیر و تعجب ہے۔ میں نے بوجہ خوف طوالت اختصار سے کام لیا اور بطورِ نمونہ مشت از خروارے چند علماء کرام کے اقوال درج کئے جو آپس میں متفق نہیں ہیں ورنہ اس بارے میں کافی سے زیادہ رسالے تحریر کئے گئے ہیں اور بہت کتابوں فتاویٰ میں بحث کی گئی ہے۔ مگر حق و انصاف یہی ہے معلوم ہوتا ہے جو علامہ شیخ عبدالخالق رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے استعمال تمباکو کے بارے میں مکروہِ تحریمی ہونے کی رائے قائم کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میرے نزدیک استعمال تمباکو کا مکروہِ تحریمی ہونا اعدل الاقوال اور صحیح قول ہے فرماتے ہیں مباح اور حلال تو اس لئے نہیں ہے کہ اس میں کوئی مباح نفع نہیں ہے بلکہ اطباءِ قدیم و جدید کے تجربات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی ہے کہ تمباکو کا استعمال مضرِ صحت ہے اور جسم کو باقسام بیماریوں سے دوچار کر دیتا ہے جو بعض ان میں مہلک ہیں بوجہ سمیت جو تمباکو میں موجود ہے اور اس کو نیکوٹین کہتے

ہیں لہٰذا بحکمِ خداوند لایزال کہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ) ہے استعمال تمباکو سے اجتناب ضروری ہے علامہ امام فخر الدین رازی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر "مفاتیح الغیب" میں تحریر فرمایا اس قولِ خداوندی کے تحت کہ (خلق لکم ما فی الارض جمیعا) ہے اے ما لا یضر البدن عینی مباح ہے تمہارے لئے وہ چیز جو بدن کو ضرر نہ پہنچائے۔

وضاحت: اصل اشیاء میں اباحت ہے جب تک شارع علیہ السلام کی طرف سے کوئی ممانعت نہ ہو اور استعمال تمباکو مضرِ صحت وبدن ہے بموجبِ تحقیق اطباء و حکماءِ حاذقین لہٰذا تمباکو کا استعمال جائز نہیں اور جن علماءِ کرام نے تمباکو کے استعمال کو مباح و حلال کہا ہے اغلب یقین یہی ہے کہ ان حضرات تک اس کے مضر صحت ہونے کی خبر نہ پہنچی ہو ورنہ وہ حضرات اپنے حلال و مباح فتووں کے برعکس فتوے صادر فرماتے میں کہتا ہوں کہ حقہ سگریٹ وغیرہ میں جب کوئی جائز و مباح نفع نہیں اور نہ وہ بدن کے لئے منفعت بخش ہے قطع نظر اس کے کہ وہ مضر صحت ہو ایک **فضول**، لغو اور عبث چیز ٹھہری تو پھر بھی مومنین کے لئے اس کے احتراز لازم ہے۔ رب ذوالجلال کا ارشاد ہے قد افلح المؤمنون الایہ الی ان قال (والذین ھم عن اللغو معرضون) نجاب پائی ان مؤمنوں نے جو فضل اور لغو کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور "مشارق الانوار" جلد ۴ صفحہ ۴ میں حقہ وغیرہ کو قیامت کی نشانیوں میں سے شمار کیا گیا ہے فرمایا

اور قیامت کی نشانیوں میں ہے ایک نشانی یہ ہے کہ جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگی اور وہ دھواں پینا ہے یعنی تمباکو کا استعمال ہے، حقہ، چلم، سگریٹ، سگار، بیڑی وغیرہ کی صورت میں اور بے شک یہ ایک بدعت منکرہ ہے۔

نوٹ: اب حق پسند اہلِ انصاف حضرات مندرجہ بالا حوالہ جات پر غور فرما کر خود ہی فیصلہ فرماویں کہ استعمال تمباکو جائز ہے یا کہ ناجائز، میری تو یہی استدعا ہے جملہ مؤمنین بھائیوں سے کہ اس سے اجتناب لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے اور تمام منکرات ولغویات سے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔

آہ! پروفیسر فیاض کاوش

وطن عزیز کے مایہ ناز اہلِ قلم، ادیبِ شہیر، شاعرِ بے بدل جناب پروفیسر فیاض احمد صاحب کاوش بھی ۲ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ بمطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے رخصت ہو گئے پروفیسر فیاض احمد خان کاوش صاحبِ علم و فضل کے ساتھ ساتھ ایک مرنجان مرنج طبیعت اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے ان کا سب سے بڑا وصف حضور سیدنا غوثِ اعظم، محبوبِ سبحانی، قندیلِ نورانی، ہیکلِ یزدانی حضرت ابو محمد محی الدین سید عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ برکات کے ساتھ والہانہ عقیدت تھی جس کا اظہار ان کی کتاب "پیرانِ پیر" سے بخوبی ہوتا ہے اور اسی تصنیفِ لطیف نے پروفیسر صاحب کو شہرت کی بلندیوں پر پہنچایا۔

موصوف "الحسن" کے لئے باقاعدگی سے مضامین اور اپنا منظوم کلام ارسال فرماتے رہتے تھے۔ یوں قارئین "الحسن" ان کے افکارِ عالیہ سے مستفید ہوتے رہے تھے۔ اپنی مدتِ ملازمت پوری کرنے پر چیئرمین شعبہ اردو گورنمنٹ کالج میرپور (سندھ) کی حیثیت سے ریٹائرمنٹ کے بعد پاکستان کے مختلف شہروں کا دورہ کیا اور علمی اور ادبی شخصیات سے ملاقاتیں کیں اس عرصہ میں پشاور بھی تشریف لائے اور اس فقیر کے ہاں قیام فرما ہو کر چند روز گزارے اور یہاں پر دینی و روحانی محافل میں بھی شمولیت فرمائی اور حاضرین کو اپنے منظوم نعتیہ کلام سے مستفید فرمایا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقے میں پروفیسر صاحب کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین و پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔ ادارہ "الحسن" ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

مدیر اعلیٰ